اہل حق میڈیا سروس
دفاعِ اوکاڑوی
بجوابِ
تعاقبِ اوکاڑوی

شائع کردہ اہل حق میڈیا سروس

کتاب کا نام.................. دفاعِ اوکاڑوی ؒ بجواب تعاقب اوکاڑوی ؒ

باہتمام.................. اہل حق میڈیا سروس

کمپوزنگ.................. اہل حق کمپوزنگ ٹیم

ناشر.................. اہل حق میڈیا سروس

ویب سائٹس

Www.HaqulMubeen.com

Www.Ahlehaq.org

Www.HaqqForum.Com

قرآن ہیں اور لکھا ہے کہ اجتہاد کا ماننا اجماع سے ثابت ہے۔ گویا جو اجتہادی مسائل کا انکار کرتا ہے وہ اجماع کا منکر ہے اور اجماع کا منکر قرآن کا منکر ہے۔ آپ سوچ رہے ہوں گے وہ کون نام نہاد اہل حدیث ہے جس نے غیر مقلدیت کو الٹی چھری سے ذبح کر دیا ہے۔ ہم نے اسے چوہدری زبیر علی زئی لکھا تھا۔ مگر اس خط میں اس نے اس بات پر بہت ہی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ خط ص ۱۲ پر اپنا شجرہ نسب لکھا ہے جو پیر داد خاں پر ختم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اب موصوف کو چوہدری نہیں لکھیں گے بلکہ آلِ پیر داد ہی لکھیں گے۔ ان کے گاؤں کا نام بھی پیر داد ہے اور مورثِ اعلیٰ کا نام بھی پیر داد ہے۔

ایک اہم واقعہ:

ایک بہت بڑا گاؤں تھا جہاں بہت سے گھر اہل السنۃ والجماعت کے تھے جو مذہب حنفی اور منزل محمدی کے قائل تھے۔ کچھ لوگ نبی پاک ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کی پاکباز جماعت سے اتنے بیزار تھے کہ انہیں اہل السنۃ والجماعۃ نام بھی پسند نہ آیا اور وہ اہل حدیث کہلاتے تھے۔ نصف صدی کا عرصہ گزر گیا تو اسی گاؤں میں ایک عجیب حادثہ پیش آیا کہ جو لوگ اہل سنت تھے وہ تو اپنے مذہب پر قائم رہے لیکن اہل حدیث کہلانے والوں میں سے کچھ لوگ اہل قرآن بن گئے، کچھ رافضی بن گئے اور کچھ قادیانی ہو گئے۔ یہ حادثہ نام نہاد اہل حدیث کے لئے بہت پریشان کن تھا۔

پہلی شکست:

ایک نام نہاد اہل حدیث عالم جو ایک بڑے مدرسے کا شیخ الحدیث بھی تھا، اور وہ خود بھی اپنے آپ کو مجتہدِ زمانہ بلکہ خیر القرون کے مجتہدین کا ناقد سمجھتا تھا اور اس کا فرقہ بھی خیر القرون کے صحابہ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے مقابلہ میں اس کو بہت قدآور علامہ سمجھتا تھا، اس گاؤں کے لوگوں کو دوبارہ اہل حدیث کرنے گیا۔ تو پہلا واسطہ اسے اہلِ قرآن سے پڑا۔ اس نے کہا مجھے پتہ چلا تھا کہ آپ اہل حدیث تھے۔ اب گمراہ ہو کر اہل قرآن بن گئے ہو۔ اس نے کہا مولوی صاحب توبہ کرو۔ کیا قرآن کو ماننے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے؟ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ صرف قرآن اور حدیث کو مانتے ہیں، آپ قرآن کی ایک ہی آیت پیش کریں کہ قرآن دنیا کو گمراہ کرنے آیا ہے۔ ساتھ ہی اس نے پوچھا کہ یہ تھیلے میں کیا ہے؟ اس نے کہا یہ کتابیں تمہاری ہدایت کے لئے لایا ہوں۔ یہ صحاح ستہ حدیث کی کتب ہیں۔ انہوں نے کہا پھر قرآن پاک نکال کر وہ آیت دکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ میں نے قرآن لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے نازل کیا ہے اور اہل قرآن کافر گمراہ ہوں گے۔ مگر ان لوگوں کی حیرت کی انتہاء نہ رہی جب دیکھا کہ اس کے تھیلے میں قرآن پاک سرے سے موجود ہی نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا واقعۃً آپ قران پاک کو ہدایت کی کتاب ہی نہیں مانتے؟ اس بات کا ان لوگوں نے بہت برا منایا۔ پھر انہوں نے صحاحِ ستہ ہی کی دو تین کتابوں سے رسول اقدس ﷺ کا یہ فرمان دکھایا کہ آپؐ نے فرمایا: اے اہل قرآن! وتر پڑھو، اور اس سے مطالبہ کیا کہ تم ایک حدیث تو یہ دکھاؤ کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا ہو کہ قرآن پاک کے ماننے والے اہل قرآن کافر اور گمراہ ہیں۔ اور دوسری یہ حدیث دکھاؤ کہ قرآن کو کتابِ ہدایت نہ ماننے والے اہل حدیث جنتی گروہ ہیں۔ شیخ صاحب ان کا مطالبہ تو پورا نہ کر سکے مگر بڑے جلال میں فرمارہے تھے کہ تم قرآن پاک سے پانچوں نمازوں کی رکعتیں دکھاؤ ورنہ تم گمراہ ہو، بے دین ہو۔ اس نے کہا حضرت ذرا غصہ تھوک دیں، جوش سے ہوش میں آئیں۔ آپ ذرا صحاحِ ستہ سے نماز کی مکمل شرائط، اس کے ارکان اور ان کی ترتیب واجبات اور ان کی ترتیب سنن اور ان کی ترتیب مستحبات اور ان کی ترتیب مباحات، مکروہات اور مفسدات مکمل طور پر دکھا دیں۔ اب تو شیخ صاحب کی ساری شیخی کرکری ہو گئی۔ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن۔ آخر جھلا کر کہنے لگا ہم ان فرائض سنتوں وغیرہ کو نہیں مانتے۔ اس نے کہا ہم تمہاری بیان

کردہ رکعتوں کو نہیں مانتے۔اور ساتھ ہی پوچھا کہ دیکھو نسائی نے تکبیر تحریمہ کے فرض ہونے کا باب باندھا ہے۔اب آپ یا تو حدیث میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ فرض کا لفظ دکھائیں، پھر حدیث کے ترجمہ سے فرض کی جامع مانع تعریف دکھائیں اور پھر فرض کے انکار کرنے والے اور ترک کرنے والے کا حکم دکھائیں کہ وہ کافر ہے یا فاسق۔اور اگر نہ دکھا سکو اور صبح قیامت تک نہ دکھا سکو گے تو یہ لکھ دو کہ یہ باب بخاری اور نسائی نے رائے سے باندھا ہے۔اور بخاری اور نسائی اہل حدیث نہیں تھے بلکہ اہل الرائے تھے۔اور آپ لوگ جو ان اہل الرائے کی کتابوں سے ہدایت تلاش کرتے ہیں اہل الرائے ہوئے نہ کہ اہل حدیث اور جب تم خود اہل حدیث نہیں ہو تو ہمیں اہل حدیث بننے کی دعوت کیوں دینے آئے ہو۔ **لم تقولون مالا تفعلون.**

کل کی پیداوار:

اب شیخ جی نے بڑے جوش میں کہا یہ اہل قرآن گمراہ فرقہ ہے۔یہ تو کل کی پیداوار ہے۔انگریز کے دور سے پہلے اس فرقہ کا نام ونشان نہ تھا۔نہ ان کا ترجمہ قرآن، نہ کوئی جامع مسجد اہل قرآن، نہ کوئی مدرسہ جامعہ اہل قرآن۔اس نے کہا توبہ کرو۔کیا قرآن کل نازل ہوا ہے؟ آپ بتائیں کہ رسول اقدس ﷺ کے پاس قرآن تھا؟ اس نے کہا یقیناً تھا۔اس نے پوچھا قرآن پاک کے علاوہ صحاح ستہ میں کونسی کتاب آپؐ کے پاس تھی جو آپؐ اصحابِ صفہ کو پڑھاتے تھے؟ شرمندہ سا ہو کر کہنے لگا ایک کتاب بھی ان میں سے نہیں تھی۔انہوں نے پوچھا خلفاءِ راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے پاس قرآن تھا؟ اس نے کہا۔یقیناً تھا۔پوچھا صحاحِ ستہ میں سے کون کون سی کتابیں ان کے پاس تھیں؟ کہنے لگا ایک کتاب بھی ان میں سے اس دور میں نہ تھی۔پھر انہوں نے پوچھا کہ تابعین کے دور میں قرآن پاک تھا؟ وہ کہنے لگا کہ یقیناً۔انہوں نے پوچھا ایک بھی تابعی یا تبع تابعی کے پاس صحاحِ ستہ میں سے کوئی کتاب تھی؟ کہنے لگا کہ ان میں سے ایک کتاب بھی کسی تابعی یا تبع تابعی کے پاس نہ تھی۔انہوں نے کہا ائمہ اربعہ میں سے سب کے پاس قرآن تھا؟ کہنے لگا یقیناً تھا۔پوچھا کہ ان میں سے کسی ایک کے پاس ان چھ کتابوں میں سے کوئی ایک کتاب بھی تھی؟ کہنے لگا کہ ان میں سے ایک کتاب بھی اس وقت نہ تھی۔انہوں نے کہا کیا صحابہ تابعین تبع تابعین صحاح ستہ کے جانے بغیر صحیح مسلمان تھے۔اب وہ بے چارہ خاموش تھا۔بار بار پیشانی سے پسینہ صاف کر رہا تھا۔ایک اہل سنت بھی یہ باتیں سن رہا تھا۔اس نے کہا خیر القرون میں جس طرح قرآن پاک تلاوۃً متواتر تھا اسی طرح سنت عملاً متواتر تھی، جس طرح صحابہ کرام کے متواتر قرآن کو سات قاریوں نے مرتب کر لیا، اسی طرح سنت متواترہ کو چار ائمہ مجتہدین نے مدون اور مرتب کر لیا۔اور ساتوں قرأتیں اور چاروں مذاہب صحاح ستہ کے وجود سے پہلے ہی متواتر تھے۔

تقلید:

اب شیخ جی پسینہ پونچھتے ہوئے کہنے لگے، دیکھو اس بات میں تو اہل حدیث اور اہل قرآن کا اتفاق ہے کہ امتی کی تقلید حرام ہے بلکہ شرک ہے اور تمام مقلدین مشرک ہیں۔اس اہل قرآن نے کہا کہ ہم بھی واقعی امتی کی تقلید کو حرام اور شرک کہتے ہیں اور تم بھی زبان سے کہتے ہو کہ امتیوں کی تقلید شرک ہے۔مگر تمہارے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، اور دکھانے کے اور ہیں۔فقہاء مجتہدین جن کی طرف رجوع کا قرآن میں حکم ہے ان کی تقلید کو تم شرک کہتے ہو۔مثلاً امام شافعیؒ کی تقلید آپ کے ہاں شرک ہے اور ان کے مقلدین نووی ہوں یا ابن حجر سب کے سب مشرک ہیں۔

لیکن عجیب بات ہے کہ امامِ شافعیؒ پر تو تم یہود کے احبار رہبان والی آیتیں فٹ کرتے ہو، مشرکین والی آیات ان پر پڑھتے ہو لیکن محدثین کی تقلید دن رات کرتے ہو۔ جس حدیث کو ایک شافعی محدث اپنی رائے سے صحیح کہہ دے تم بھی اس کی تقلید میں اس کو صحیح کہتے ہو۔ اور جس کو امامِ شافعی کا مقلد اپنی رائے سے ضعیف کہہ دے تم اس کی تقلید میں اس کو ضعیف کہتے ہو۔ جبکہ محدثین کی تقلید کا نہ قرآن میں کہیں اشارہ ہے نہ حدیث میں۔ میں اسی لئے تو اہل حدیث مسلک چھوڑ کر اہل قرآن بن گیا ہوں، کیونکہ اہل قرآن خالص غیر مقلد ہیں، وہ نہ مجتہدین کی تقلید کرتے ہیں نہ محدثین کی اور اہل حدیث منافق غیر مقلد ہیں کہ زبان سے تقلید کو حرام کہتے ہیں اور عملاً محدثین کے اندھے مقلد ہیں، وہ بھی شافعی مقلدین کے۔ میں اسی لئے اہل حدیث مسلک چھوڑ کر اہل قرآن بن گیا ہوں۔ کیونکہ زبان سے دونوں فرقے تقلید کو شرک کہتے ہیں۔ مگر اہل قرآن واقعتاً موحد غیر مقلد ہیں اور اہل حدیث مشرک غیر مقلد ہیں۔ کیونکہ شافعیؒ کے مقلد محدثین جو ان کے ہاں مشرک ہیں یہ ان کی تقلید کرتے ہیں۔ اب وہ لوگ ان کو دعوت دے رہے تھے کہ آؤ نفاق اور شرک سے توبہ کرو اور اہل قرآن بن جاؤ۔

یاد رہے آل پیرداد نے بھی اپنے خط میں امام سیوطی، علامہ انور شاہؒ، مفتی رشید احمد، ابن تیمیہ، عبدالحئی لکھنوی، بیہقی، وحید الزمان، ابوبکر بن العربی، ابوالعباس، ابن الصلاح، اسفرائنی، عینی، ابن ہمام وغیرہ کے اقوال کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ جبکہ ہم نے ان میں سے کسی کی تقلید کا بھی التزام نہیں کیا۔

معلوم ہوا کہ آل پیرداد منافق اور مشرک غیر مقلد ہیں۔ حالانکہ خود اپنے خط میں لکھتا ہے کہ مقلد کے لئے صرف اس کے امام کا قول حجت ہے تو اس کو صرف ہمارے امام کا مفتی بہ قول بطور حجت ہمارے سامنے پیش کرنا چاہئے تھا جو وہ نہ کر سکا ہے نہ قیامت تک کر سکے گا۔ ہاں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کو مفرور مکی، حضرت تھانویؒ کو گستاخ رسول، علامہ انور شاہؒ، مولانا خیر محمد کو غالی، شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کو نیش زن، شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کو غیر ثقہ مقلد، مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی کو مشہور غالی دیوبندی، تمام دیوبندیوں کو گمراہ، غالی، مشرک، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی کو کذاب، وضاع، خائن، تمام فقہاء کرام کو کذاب دجال، اہل الرائے، اعداء السنن، تمام مقلدین کو جاہل، اس عاجز کو کذاب مفتری نفس پرست، فسادی، بغیص، معاند، فرقہ پرست، شدید جاہل لکھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ اس خط کے پڑھنے والے کو ایک ایک حرف سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمارے جواب سے کتنا عاجز ہے۔ اور گالیاں دینے میں مجھے، میرے معاصرین اور میرے اکابرین کسی کو معاف نہیں کیا۔ میں آلِ پیرداد کو صرف دو حدیثیں یاد دلاؤں گا کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا تھا **لعن آخر ھذہِ الامة اولھا** .
اور یہ بھی یاد کرے کہ گالیاں دینا حدیث میں منافق کی علامت بیان فرمائی ہے نہ کہ اہل حدیث کی۔

سلفی:

اس اہل قرآن نے کہا کہ ادھر آپ تقلید کو حرام اور شرک کہتے ہیں۔ ادھر جب سے آپ کو سعودیہ کے پٹرول کے پیسے ملنے لگے ہیں آپ اہل حدیث نام چھوڑ کر سلفی بن گئے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سعودیہ کا پٹرول نکلنے سے پہلے آپ کے کسی مدرسے کا نام جامعہ سلفیہ ہو۔ مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالوی سے پہلے کوئی آپ کا عالم سلفی کہلایا ہو؟ اس نے کہا ہرگز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سلفی کا مطلب یہی ہے نا کہ سلف کی تقلید کرنے والے۔ اب سعودیہ کے حنابلہ مقلدین کو خوش کرنے کے لئے یہ تقلیدی نسبتیں آپ نے اپنے نام میں شامل کر لی ہیں۔ رسولِ اقدس ﷺ نے فرمایا تھا **علیکم بسنتی** ، میری سنت کو لازم پکڑو مگر آپ کو اہل سنت نام ہی پسند نہ آیا۔ آپؐ نے فرمایا تھا: **علیکم بالجماعة**

جماعت کو لازم پکڑو مگر جناب نے والجماعت کا لفظ نام میں سے نکال پھینکا اور خیر القرون کے مجتہدین کی طرف نسبت پسند نہ آئی۔ ہاں ایک مبہم سی تقلیدی نسبت سلفی رکھ لی اور تقلید ابن حجر اور نووی وغیرہ کی کر لی۔ کیا خیر القرون کے ائمہ اسلاف میں سے نہیں کہ ان کی تقلید کرنے والوں کو آپ سلفی نہیں سمجھتے اور اپنی مسجد کے امام کی تقلید کرنے والے کو سلفی کہا جاتا ہے۔ کوئی اہل حدیث نام چھوڑ کر اثری بن گئے ہیں۔ جب آپ خود اہل حدیث نام سے ہی بیزار ہو گئے ہیں تو ہمیں اہل حدیث بننے کی دعوت دینے کا کیا مطلب؟ آپ کا صحیح نام تو یا نفس پرست ہے یا مقلد پرست۔

ماننا:

شیخ جی نے کہا کہ نہیں، ہمارا اصل نام اہل حدیث ہی ہے۔ اگرچہ ہمارا یہ نام اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا اور نہ ہی رسول پاک ﷺ نے رکھا ہے۔ مگر اس کا معنی ہے حدیث کو ماننے والے۔ انہوں نے کہا پھر اہل قرآن کا معنی ہے قرآن کو ماننے والے تو یہ نام اہل حدیث سے تو بہت اچھا ہا اور اہل سنت کا معنی ہے سنت کو ماننے والے۔ یہ نام بھی رسول اقدس ﷺ کا رکھا ہوا ہے **عليكم بسنتي** تو اس نام سے آپ کو بغض کیوں؟ اور یہ بھی فرمائیے کہ اہل قرآن تو پورے قرآن کو مانتے ہیں اور اہل سنت تمام سنتوں کو مانتے اور عمل کرتے ہیں کیا تم بھی تمام حدیثوں کو مانتے ہو اور سب پر عمل کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ قرآن پاک کی کوئی ایک آیت بھی ضعیف یا من گھڑت نہیں اس لئے اہل قرآن تو پورے قرآن کو مان سکتے ہیں اور سنت بھی عملاً متواتر ہے۔ ایک بھی سنت ضعیف یا من گھڑت نہیں۔ اس لئے اہل سنت تمام سنتوں کو مانتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ مگر حدیثیں تو بہت سی ضعیف ہیں اور بہت سی من گھڑت ہیں، ہم سب حدیثوں کو کیسے مان سکتے ہیں۔ اور سب پر کیسے عمل کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ معلوم ہوا قرآن اور سنت میں کوئی تقسیم نہیں کہ وہ صحیح ہے یا ضعیف ہے البتہ حدیث میں تقسیم ہے تو اہل حدیث کی بھی اتنی ہی قسمیں ہوں گی جتنی قسمیں حدیث کی ہیں۔ کوئی ضعیف اہل حدیث ہوگا، کوئی من گھڑت اہل حدیث یا ایک ہی نام نہاد اہل حدیث کسی وقت صحیح اہل حدیث ہوگا کبھی حسن اہل حدیث کبھی ضعیف اہل حدیث، کبھی مضطرب اہل حدیث، کبھی من گھڑت اہل حدیث، کبھی جوٹا اہل حدیث اور ان احادیث کو صحیح، حسن، ضعیف وغیرہ وہ اپنی رائے سے کہے گا تو وہ اہل الرائے اہل حدیث ہوگا اور یا کسی محدث کی تقلید سے کہے گا تو تقلید پرست مشرک اہل حدیث ہوگا۔

صحیح حدیث پر عمل

شیخ جی نے کہا ہم لوگ صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ہم ضعیف حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بتاؤ کسی حدیث کو صحیح کون کہے گا نہ اللہ نے کسی حدیث کو صحیح کہا نہ رسول نے۔ یا آپ اپنی رائے سے اس کو صحیح کہیں گے یا کسی اور امتی محدث کی رائے سے۔ اس لئے حدیث کو ضعیف کہنے کے لئے آپ کو امت پرست اور رائے پرست بننا پڑے گا۔ اہل قرآن نے پوچھا' شیخ جی ذرا صحیح حدیث کی تعریف قرآن یا صحیح حدیث کے ترجمہ سے دکھا دیں اور وہ تعریف جامع مانع ہو۔ تم قیامت تک نہیں دکھا سکو گے۔ واقعتاً یہ لوگ قرآن وحدیث کا نام لے کر جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ لوگ حدیث کی تعریف یہ کرتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ اور صحابہ اور تابعین کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں (الحطہ صدیق الحسن) مگر یہ تعریف نہ آج تک قرآن پاک سے دکھا سکے کہ خداوند قدوس نے فرمایا ہو کہ نبی' صحابی اور تابعی کے قول فعل اور تقریر کو حدیث کہنا نہ حدیث رسول سے دکھا سکے۔ اسی طرح صحیح حدیث اور ضعیف حدیث کی تعریف بھی یہ نہ قرآن سے دکھا سکتے ہیں نہ حدیث سے۔ اسی لئے اب آل پیرداد نے لکھا ہے کہ صحیح حدیث کی تعریف اجماع سے ثابت ہے۔ لکھتا ہے "اہل سنت صرف اہل حدیث ہیں اور اہل حدیث کا اجماع ہے کہ صحیح حدیث کی پانچ شرتیں ہیں۔ ا۔ راوی کا عادل ہونا' ۲۔ راوی کا ضابط ہونا، ۳۔ سند کا متصل ہونا' ۴۔ شاذ نہ ہونا' ۵۔ معلول نہ ہونا (مقدمہ

ابن الصلاح)"

یہ ابن الصلاح ۵۷۷ھ میں پیدا ہوئے امام شافعی کے مقلد تھے ۲۵ ربیع الثانی ۶۴۳ھ میں وصال پایا (تذکرۃ الحفاظ ص ۲/۹۷۲ ج ۴) صحابہ کرام کا زمانہ ۱۲۰ھ تک، تابعین کا ۱۷۰ھ تک اور تبع تابعین کا ۲۲۰ھ تک ہے تو آل پیرداد صاحب نے جو جھوٹ بولا ہے کہ اس تعریف پر اجماع ہے تو وہ بتائیں کہ کن کا اجماع ہے صحابہ کا یا تابعین کا یا تبع تابعین کا یا ائمہ اربعہ مجتہدین کا یا صرف شافعی کے مقلدین کا؟ وہ بھی ساتویں صدی کا۔ جب کے خود ابن صلاح نے دعوی اجماع نہیں کیا۔ اسی صدی کے دوسرے شافعی مقلد علامہ نووی نے صحیح حدیث کی دس تعریفیں لکھی ہیں
(مقدمہ شرح مسلم) جب خود شوافع کا اس ایک تعریف پر ہی اتفاق نہیں بلکہ دس تعریفیں ہیں تو آل پیرداد کا دعوی اجماع بالکل جھوٹا نکلا۔ ہاں اسے صاف اعتراف کرنا چاہیئے کہ میں شافعی کے بعض مقلدین کی تقلید میں یہ تعریف لکھ رہا ہوں۔ یہ تعریف نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ اجماع میں، اور نہ کسی مجتہد نے کی ہے۔ امام نوویؒ بھی امام شافعیؒ کے مقلد تھے ان کی پیدائش محرم ۶۳۱ھ میں اور وفات ۲۴ رجب ۶۷۶ھ میں ہوئی (تذکرۃ الحفاظ ص ۹۹۸/ ج ۴) اب اس تعریف کے بارہ میں صحابہ کرام کی مراسیل بھی صحیح نہیں ہوں گی حالانکہ ان کی صحت پر اجماع ہے تابعین کی مراسیل بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے ہاں صحیح ہیں (مقدمہ نووی) بلاغات مالک تمام محدثین کے ہاں صحیح ہیں۔ تعلیقات بخاری جو صیغہ جزم سے ہیں ان کو محدثین صحیح مانتے ہیں۔ یہ سب باتیں آل پیرداد کی ساتویں صدی کی تعریف کے خلاف ہیں۔ امام محمد بن سیرینؒ
جن کا شوال وصال ۱۱۰ھ میں ہوا، وہ صحابہ و تابعین کے زمانہ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ وہ سند نہیں پوچھا کرتے تھے (مقدمہ مسلم) تو آل پیرداد کی ساتویں صدی کی تعریف جو ایک مقلد کی تقلید میں لکھی ہے یقیناً صحابہ اور تابعین کے اجماع کے خلاف ہے۔ یہ بھی یاد رہے اس تعریف سے بھی
زیادہ سے زیادہ سند کی صحت ثابت ہوگی جس کو متن کی صحت لازم نہیں ----- آل پیرداد کے ممدوح ارشاد الحق اثری لکھتے ہیں "پھر اس بات سے تو اصول حدیث کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے کہ سند کا حسن یا صحیح ہونا حدیث کی صحت کو مستلزم نہیں (توضیح الکلام ص ۲۷۱/ ج ۲ بحوالہ نصب الرایہ ص ۳۴۷/ ج ۱) پھر لکھتے ہیں کہ "اسناد حسن کہنے سے حدیث کا حسن ہونا لازم نہیں آتا۔ علم حدیث کے کسی طالب علم سے بھی یہ بات مخفی نہیں (توضیح الکلام ص ۳۰۳/ ج ۲) مزید لکھتے ہیں "صحت اسناد اور راویوں کے ثقہ ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا" (توضیح الکلام ص ۶۸۳/ ج ۲) پھر لکھتے ہیں "ہمیں تسلیم ہے کہ اس روایت کے راوی ثقہ ہیں مگر یہ طے شدہ اصول ہے کہ راویوں کے ثقہ ہونے سے متن کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا۔ جب تک کہ دیگر علل سے بھی وہ روایت پاک نہ ہو وہ روایت صحیح نہیں ہوسکتی۔ (توضیح الکلام ص ۱۳۰/ ج ۱) یہی بات جناب مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب نے بار بار دھرائی ہے دیکھو ابکار المنن ص ۲۸، ۵۷، ۷۲، ۷۷، ۱۸۵۔ خود آل پیرداد لکھتا ہے "اگر کسی حدیث کے راوی ثقہ ہوں سند بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہو مگر محدثین کی اکثریت نے اسے ضعیف کہا ہو تو اسے ضعیف سمجھا جائے گا۔ نور العینین ص ۴۱۔ اسی کا نام ہے مقلد محدثین کی اندھی تقلید۔ نیز آل پیرداد لکھتا ہے علل حدیث کے ماہر اگر ثقہ راویوں کی روایت کو ضعیف کہیں تو ان کی بات کو تسلیم کیا جائے گا۔ کیونکہ وہ اس فن کے ماہر ہیں اور فن حدیث میں ان کی بات حجت ہے۔ (نور العینین ص ۹۹) امام شافعی کے مقلدین کی بات کو حجت ماننا یہی تقلید ہے البتہ مجتہد کی تقلید محمود ہے۔ اور غیر مجتہد کی مذموم یہی آل پیرداد کر رہا ہے۔ اب سند کا تو اعتبار ہی نہ رہا جس پر آل پیرداد نے اجماع نقل کیا تھا یہ اس سے خود ہی باغی ہو گیا۔ اب آخری سہارا حدیث کی صحیح اور ضعیف کی پہچان کا کیا رہا؟ وہ بھی آل پیرداد سے سنیں! لکھتا ہے ثقہ (بالاجماع) عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا معرفت حدیث الہام ہے۔ ابن نمیر نے کہا ابن مہدی نے سچ کہا ہے۔ اگر میں ان سے پوچھتا کہ آپ نے یہ بات کہاں سے لی ہے تو ان کے پاس جواب نہ ہوتا۔ (نور العینین ص ۵۸) گویا اب سند صحیح بھی ہو محدث کو الہام ہو جائے کہ صحیح نہیں تو وہ صحیح نہ

رہے گی۔ اور بلا دلیل اس کو صحیح مان لیا جائے گا۔ اب آل پیرداد کے ہاں سارا مدار الہام پر رہ گیا جو حجت شرعی نہیں ہے۔ تو محدثین کا کسی حدیث کو الہام سے صحیح یا ضعیف قرار دینا دلیل شرعی کا فیصلہ ہرگز نہیں۔

شرم کی بات:

یہ بہت ہی شرم کی بات ہے کہ جن مقلدین کو آل پیرداد مشرک سمجھتا ہے انہی سے صحیح حدیث کی تعریف کی بھیک مانگتا ہے۔ غیر مقلدین کی اپنی اصول کی کوئی کتاب نہیں۔ جب کے اہل سنت والجماعت حنفی خود اپنے اصول کی کتابیں رکھتے ہیں۔ اصول الشاشی ۳۲۵ھ (الاعلام زرکلی ص ۲۸۴/ ج ۱) امام کرخیؒ جو امام بردعی کے اور وہ امام اسماعیل بن حماد کے اور وہ حماد بن ابی حنیفہ کے اور وہ امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں۔ امام کرخیؒ ۳۴۰ھ نے اصول کرخی لکھی پھر امام کرخیؒ کے شاگرد ابوبکر الجصاص الرازی ۳۷۰ھ نے اصول پر کتاب لکھی۔ پھر القاضی الدبوسی ۴۳۰ھ نے "تاسیس النظر" امام سرخسی ۴۸۳ھ نے اصول سرخسی فخر الاسلام بزدوی ۴۸۲ھ نے اصول بزدوی لکھی۔ اصول کی یہ کتابیں ابن الصلاح سے پہلے کی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی صحیح حدیث کی وہ تعریف نہیں لکھی جو ابن الصلاح سے آل پیرداد نے نقل کی ہے۔ آل پیرداد سے ہمارا مطالبہ ہے کہ چوتھی و پانچویں صدی ہجری اپنی اصول کی کتابیں سن وار بمعہ نام مصنف لکھے اور اس کا غیر مقلد ہونا بھی دلیل شرعی سے ثابت کرے۔ پھر آل پیرداد کو کہا جاتا ہے کہ شافعی مقلدین سے چوری کر کے تعریفیں نہ لکھو دلیل شرعی سے لکھو ورنہ چور کی سزا آپ کو بھی معلوم ہے۔

خیر معلوم ہوا کہ ان کا اپنا تو کوئی اصول ہے ہی نہیں نہ ہی صحیح ضعیف کا کوئی معیار ہے۔ سارا مدار صرف اور صرف امتیوں کے آراء یا الہامات پر ہے چنانچہ اس اہل قرآن نے صاف کہا کہ ہم آپ جیسے بے اصولے لوگوں کے مذہب پر کیوں رہیں اور منافق غیر مقلد اور مشرک غیر مقلد کیوں بنیں۔ اس پر بے چارا شیخ الحدیث ذلت آمیز شکست کے ساتھ وہاں سے لوٹا۔ اس سے زیادہ واضح شکست کے ساتھ آل پیرداد لاڑکانہ سے بھاگا وہ اپنے عمل پر دستخط نہ کر سکا۔ دلیل کیا دیتا۔ اب بھی اس میں صداقت کا کوئی ذرہ ہے تو تجلیات صفدر ص ۸۔ ۱۰۷/ ج ۱ پر ان کا عمل درج ہے اس پر دستخط کر کے قرآن وحدیث سے اس کے ثبوت کی ذمہ داری لے۔ اور پھر قدرت خدا کا تماشا دیکھئے مگر وہ جھوٹ بول سکتا ہے گالیاں دے سکتا ہے۔ اپنے اعمال کا قرآن وحدیث سے ثبوت نہیں دے سکتا۔ اسی طرح جو غیر مقلد تقیہ کر کے کہے کہ میں چار دلائل مانتا ہوں ایسے تقیے باز سے میں نے تجلیات صفدر ص ۱۲۴/ ج ا پر چھ سوالات پوچھے ہیں جن کا جواب آل پیرداد پر قرض ہے مگر وہ کبھی نہ دے گا۔ آل پیرداد میرے تراویح سے متعلقہ ایک مختصر سے مضمون کا جواب لکھنے بیٹھا مگر یہ جواب اس کے بس میں نہ تھا۔ اس لئے اصل مبحث سے فرار کا وہ ریکارڈ قائم کیا کہ پنڈت سوامی نند کو بھی مات کر دیا۔ پہلے تقلید کی بحث چھیڑ دی۔

سنئے شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں صحابہ کے زمانے سے لوگ یہاں تک کہ مذاہب اربعہ ظاہر ہوئے ہمیشہ کسی نہ کسی عالم کی تقلید کرتے رہے۔ اس پر کسی ایسے شخص نے نکیر نہیں فرمائی جس کی نکیر کا اعتبار ہو اور اگر تقلید باطل ہوتی تو ضرور انکار فرماتے۔ (عقد الجید ص ۵۰) یہ بات انہوں نے عزالدین بن عبدالسلام سے نقل فرمائی ہے۔ ان دو شہادتوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین میں ایک بھی منکر تقلید نہیں تھا اس کے بعد کے حالات مورخ ابن خلدون یوں لکھتے ہیں: دیار و امصار میں (پوری دنیا میں) ان ائمہ اربعہ کی تقلید ٹھہر گئی۔ اور ان کے سوا جو امام تھے ان کے مقلدین ناپید ہو گئے اور لوگوں نے اختلاف کے دروازے اور راستے بند کر دیئے اور چونکہ اصطلاحاتِ علمیہ مختلف ہو گئیں اور لوگ رتبہ اجتہاد تک پہنچنے سے باز رہ گئے اور اس امر کا خوف پیدا ہوا کہ کہیں اجتہاد ایسے شخص کی طرف مستند نہ ہو جائے جو اس کا اہل نہ ہو۔ (جیسے آج کے